انسانی شخصیت پر گناہ کے اثرات

سیف اللہ طیب
متعلم جامعہ سلفیہ فیصل آباد

گناہ بری چیز ہے برائیوں کا دوسرا نام ہے لہذا گناہوں کے نہایت ہی مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں البتہ ان کی مضرت اور اثرات کے درجے الگ الگ اور گناہوں کا برا اثر دل اور جسم پر یکساں پڑتا ہے۔ دنیا اور آخرت میں پھیلی ہوئی ہر بیماری اور بگاڑ کی تہہ میں گناہ اور معصیت کے برے اثرات کارفرما ہوتے ہیں۔

انسانی چہرے پر گناہ کے اثرات:

گناہ کے اثرات انسانی چہرے پر بھی ظاہر ہوتے ہیں جب انسان گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک داغ بن جاتا ہے۔ حتی کہ وہ اتنے گناہ کرتا ہے کہ اس کا دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے۔ پھر دل کی تاریکی انسان کے چہرے پر ظاہر ہوتی ہے۔ اور گناہوں کی سیاہی اور چہرے کی سیاہی کا مشاہدہ معاشرے کے ایسے لوگوں کے چہروں پر باآسانی نظر آتا ہے جو لوگ عشق ومحبت اور نفسانی جذبات اور فحاشی کا شکار ہوتے ہیں اور ان کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے اکثر نمایاں ہو جاتے ہیں۔

جب آنکھوں پر گناہوں کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں تو چہرے کا باقی حصہ بھی ان اثرات کو قبول کرتا ہے اور انسان کے ماتھے پر سیاہی نمایا ہونا شروع ہو جاتی ہے اور جوں جوں انسان مزید گناہوں سے آلودہ ہوتا چلا جاتا ہے تو اس کے چہرے پر گناہوں کی سیاہی نمایاں ہو جاتی ہے خاص طور پر جھوٹ بولنے والے اور دھوکہ دینے، رشوت لینے، حرام کھانے، بددیانتی کرنے اور غیبت کرنے والوں کے چہروں پر یہ اثرات بہت نمایاں ہوتے ہیں۔ گناہ کرنے والا خواہ کتنا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو مگر اس کے چہرے پر کبھی نورانی رونق نہیں آتی۔

انسانی جسم کا اہم ترین جزو دل ہے اگر یہ زندہ ہے تو انسان زندہ ہے اور اگر یہ مر گیا تو انسان بھی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے عین سی طرح انسان کی اصلاح اور بگاڑ کا دارومدار بھی دل پر ہے اگر دل صحیح ہے تو انسان کا سارا کردار اسکے اعمال اور اسکی ساری جدوجہد صحیح راستے کی طرف ہوگی اور اگر دل میں بگاڑ پیدا ہوگیا تو سارے کا سارا انسان اور اسکا کردار بگڑ گیا اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کا دل کے بارے میں یہ ارشاد ہے۔

الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجس كله و اذا فسدت فسد الجسد كله الا و هی القلب (بخاری)

ترجمہ: یاد رکھو! جسم میں ایک ٹکڑا ہے اگر یہی ٹھیک رہا تو سار جسم ٹھیک ہے اور اگر یہ بگڑ گیا تو سار جسم بگڑ جائے گا توجہ سے سن لو اس ٹکڑے کا نام دل ہے۔

لہذا جب انسان کی اصلاح یا بگاڑ، اعمال صالح کے قبول یا عدم قبول اور اخروی نجات یا عذاب کا معاملہ اصلاح دل پر ہے تو دیکھنا یہ چاہیے کہ جس طرح گناہ انسانی چہرے پر اثر ڈالتے ہیں کیا اسی طرح انسانی دل پر اثر انداز ہوتے ہیں اور اگر اثر انداز ہوتے ہیں تو کس حد تک لہذا اسکی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

گناہ انسانی دل کو کمزور کر دیتے ہیں اور دل میں بزدلی پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ گناہ کرنے والے حقیقی قوت سے خالی ہوتے ہیں اگرچہ گناہ کرنے والے ظاہرا بڑی دلیر کا کام کر جاتے ہیں مگر یہ سب کچھ شیطانیت کے اکسانے پر ہوتا ہے اور دل کی کمزوری ہی جسم کے دوسرے اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہے جسکا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ گناہ سے انسان میں حوصلہ اور ہمت کم ہو جاتی ہے جرات اور دلیری دور بھاگتی ہے نامیدی ور بزدلی غالب آ جاتی ہے۔ ہر مسلمان کے دل میں اللہ کی عظمت اور محبت موجود ہوتی ہے البتہ گناہ کرنے سے یہ عظمت اور محبت رفتہ رفتہ ختم ہوتی چلی جاتی ہے کیونکہ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ اللہ کا خوف بھی انسان کے دل میں رہے اور پھر وہ گناہ بھی کرے۔

ظاہر میں انسان سمجھتا ہے کہ سکون اور آرام مال و دولت اور آسائش دنیا میں ہے حالانکہ اصل سکون اور چین صرف اور صرف اللہ تعالی کی یاد اور اسکی اطاعت میں ہے اور احکام الہی سے منہ موڑنے والے آدمی کو یہ سکھ چین کہاں۔ خواہ وہ کروڑ پتی ہو جائے یا دنیا کی کتنی ہی نعمتیں اس کے پاس مہیا ہوں خدا تعالی کا ارشاد ہے۔ **ومن اعرض عن ذكرى فان له معشة ضنكا و نحشره يوم القيمة اعمى.**

ترجمہ: اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کیلئے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔ کبھی کبھار گناہ کرنے کی شکل میں انسان کے دل میں ندامت وشرمندگی اور

حیا کا خفیہ جذبہ بیدار ہو جاتا ہے۔ لہذا وہ غلطی کر کے پچھتا تا بھی ہے بلا آخر اسے توبہ کی توفیق مل جاتی ہے لیکن مستقل گناہوں کی عادی ان پاکیزہ جذبات سے بالکل خالی ہتا ہے چنانچہ گناہ کرنے کے باوجود اسے نہ کوئی ندامت ہوتی ہے اور نہ شرمندگی بلکہ الٹا ہو اس پر فخر محسوس کرنے لگتا ہے اور محفلوں میں اسکا چرچا کرتا ہے۔

معصیت کی ایک سزا یہ بھی ہے کہ اس کے حیا کا مادہ ختم ہو جاتا ہے۔ جبکہ دلوں کی زندگی کیلئے شرم وحیا کو ہونا نہایت ضروری ہے یہ ہی ہر خیر اور بھلائی کی جڑ ہے اگر شرم وحیا جاتی رہے گی تو خیر اور بھلائی بھی جاتی رہے گی۔ جب آدمی گناہ کا خوگر ہو جاتا ہے تو پھر انسان میں حیا اور شرم کچھ بھی نہیں رہتی۔ مسلسل گناہ کرنا اور کرتے ہی رہنا دل میں ٹیڑھ اور کجی پیدا کر دیتا ہے۔ اس ٹیڑھ اور کجی سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ گوشت پست کا ٹکڑا جو انسان کے اندر ہر دم حرکت میں رہتا ہے اس میں کوئی مادی خرابی آ جاتی ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کی سوچ سمجھ اور اسکی توجہ کا رخ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالی کا فرمان ہے۔ **فلما ذاغوا اذاغ الله قلوبهم والله لا يهدى القوم الفسقين۔**

ترجمہ: پھر جب انہوں نے ٹیڑھ اختیار کی تو اللہ نے بھی ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ فاسقوں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

گناہ کی ایک سزا یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے دل کے اندر سے غیرت اور حمیت کی حرارت بجھ جاتی ہے۔ اور دل کی زندگی سرگرمی اور اسکی پاکیزگی کیلئے غیرت کا ہونا اتنا ہی ضروری ہے جیسے پورے بدن میں زندگی کی رو دوڑنے کیلئے حرارت طبعی کا ہونا ضروری ہے۔ اس غیرت اور اسکی سوزش اور آنچ سے دل کا زنگ اور میل خود بخود ڈھل جاتا ہے۔

محض لفظوں کو پڑھ لینے یا ان کا مفہوم سمجھ لینے کا نام علم نہیں بلکہ صحیح علم کی پہچان یہ ہے کہ وہ انسان کو حقیقت کی راہ دکھائے اور گمراہیوں سے بچانے کا ذریعہ بنے گناہوں کا رسیا انسان خواہ کتنے ہی لفظ پڑھ لیتا ہو اور اس کے معانی میں کتنے ہی لطیف اور باریک نکتے بیان یا ایجاد کر سکتا ہو وہ علم کی برکت اور اسکے نور سے ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ علم اللہ کا نور اور اس کا دیا ہوا اجالا ہے جس کو وہ دل اور ضمیر میں اتارتا ہے۔ اور معصیت اس نور کو بجھا دیتی ہے۔ گناہوں اور بدکاریوں میں مستقل ملوث رہنے کی وجہ سے انسان کے دل سے گناہ کا احساس اور کراہیت ہی ختم ہو جاتی ہے۔ معصیت کے مسلسل ارتکاب سے بندے کے دل میں گناہ کا احساس بھی باقی نہیں رہتا۔ گناہ اسکی نظر میں حقیر اور معمولی ہو جاتا ہے۔ یہ علامت حد درجہ خطرناک اور ہلاکت خیز ہے کیونکہ بندے کی نظر میں گناہ کیسا ہی معمولی کیوں نہ ہو اللہ کی نظر میں وہ بہت بڑا ہے۔

معصیت اور گناہ کے سبب انسان کا دل زنگ آلود ہو جاتا ہے جتنا گناہ زیادہ ہوں گے زنگ اتنا ہی بڑھتا جائے گا۔ یہاں تک کہ پورا دل زنگ آلود ہو جاتا ہے اور دل کے گرد پردہ اور غلاف کھینچ جاتا ہے۔ دل پر پہرا اور تالہ لگ جاتا ہے۔ ایمان کامل کا تقاضا ہے کہ انسان نہ خود برائیوں سے دور رہے بلکہ دوسروں کو بھی حسب توفیق برائیوں سے رروکتا رہے اور اگر روک نہیں سکتا تو کم از کم اسے دل میں برا ضرور سمجھے اور یہ ایمان کا کم از کم تقاضا ہے۔ الغرض انسان کا دل صاف ستھرے کپڑے کی طرح سفید ہے جوں جوں انسان گناہ کرتا چلا جاتا ہے اس پر دھبے پڑتے چلے جاتے ہیں۔ اور بالآخر اسکے دل پر مستقل زنگ چڑھ جاتا ہے اور کلیہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کا اثر دل پر ایک نکتے سے شروع ہوتا ہے اور سارے دل کو کالا کر کے چھوڑتا ہے انجام کار اس دل پر اللہ کی طرف سے مہر لگا دی جاتی ہے۔ اور وہ مستقل ہدایت ربانی سے محروم ہو جاتا ہے۔

انسان کی انفرادی زندگی پر گناہوں کے اثرات

اللہ تعالی نے اس زمین کو بسایا اس میں رنگا رنگ نعمتیں رکھیں اور بارشوں دریاوں سورج کی شعاعوں اور ٹھنڈی ہواؤں کے ذریعے اسے سر سبز و شاداب بنایا اب اس کے اندر جو بھی کمی کوتاہی خرابی اور فساد ہوگا اس کا فی الواقع سبب انسان کے غلط کرتوت اور برے اعمال ہیں۔ لہذا انسان کی انفرادی زندگی پر گناہوں کے مندرجہ ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

معصیت کا ارتکاب کرنے والا ہمیشہ پروردگار سے از خود ڈرتا ہے یہ ڈر اور گھبراہٹ اسے اپنے اور اپنے رب کے درمیان اتنی شدت سے محسوس ہوتی ہے کہ اسکے مقابلے میں کوئی لذت اور راحت اسے نہ کوئی مزہ دیتی ہے اور نہ کسی قسم کا آرام پہنچانے دیتی ہے۔ غلطی، کوتاہی، لغزش ہر انسان سے سرزرد ہوتی ہے البتہ جس انسان کو اللہ تعالی اصلاح اور سنبھل جانے کی مہلت دینا چاہتا ہو اسے کسی نہ کسی آزمائش اور پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ شاید وہ اسطرح چونک جائے اور اپنی اصلاح کی طرف مائل ہو جائے۔

گناہوں کا ایک اثر یہ بھی ہے کہا انسان کے اندر مال کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ حالانکہ مقررہ رزق انسان کو ہر شکل میں ملنا ہی ملتا ہے۔ انسان جب اپنی آخرت کو بھول کر صرف دنیا پرست اور مال و دولت کا غلام بن جاتا ہے تو دنیا تو اسے نصیب ہی کی ملتی ہے

البتہ زندگی ضرور اجیرن ہوجاتی ہے۔

معصیت اور گناہ کے ارتکاب سے عمر گھٹتی ہے زندگی کی برکتیں لازمی طور پر سکڑ کر محدود ہو جاتی ہیں۔کیونکہ اگر نیکی سے عمر بڑھتی ہے تو فسق و فجور سے اس کا الٹا اثر ہونا ناگزیر ہے۔رزق حلال کمانا نہ صرف فرض ہے بلکہ بہت بڑی نیکی اور مقام و مرتبے کی بات ہے اور بالخصوص تجارت تو سراپا برکت ہے دینوی برکت کا بہت بڑا حصہ تجارت میں پنہاں ہے۔اور اخروی اجر وثواب کے اعتبار سے بھی نیک تاجر نبیوں اور صدیقوں کے ساتھ ہو گا لیکن جھوٹ، خیانت اور فریب کاری کا فوری اور نقد انجام رزق کی برکت سے ہاتھ دھونا ہے۔

معصیت کے ارتکاب کی وجہ سے بندہ روزی تک سے محروم ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ کا تقوی اور پرہیز گاری اختیار کرنے سے روزی میں افزائش ہوتی ہے لہذا پرہیز گاری اور خدا کا خوف نہ کرنے سے لامحالہ فکر و فاقہ تیزی سے لاحق ہوتا ہے۔اسکے علاوہ گناہ نہ کرنے سے رزق جتنا زیادہ ہوتا ہے کسی اور چیز سے زیادہ نہیں ہوتا۔روزی میں افزائش کا باعث ہوتا ہے۔معصیت کی ایک سزا یہ بھی ہے کہ اس سے انسان کا نفس حقیر ہوتا ہے ذلت اور رسوائی میں پڑ کر خوار رہتا ہے۔اور اتنا ہی چھوٹا اور معمولی ہوتا ہے جتنی کوئی چھوٹی اور معمولی چیز ہوا کرتی ہے جیسا قرآن مجید میں ہے۔

قد افلح من ذکھا و قد خاب من دسھا (سورۃ الشمس) ترجمہ: بے شک وہ شخص کامیاب ہوا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا اور وہ شخص ناکام رہا جس نے اسکو گناہوں میں دبا دیا۔

عاصی اور نافرمان معصیت کر کے اپنے نفس کو اس طرح گاڑ دیتا ہے کہ اس کا پتہ اور نشان بھی نہیں ملتا اور اپنے ان سیاہ کرتوتوں کی وجہ سے خلائق سے منہ چھپاتا ہے اپنی نظر میں اللہ کی نظر میں اور لوگوں کی نظروں میں خوار ہوتا ہے۔الغرض معصیت سے نفس حد درجہ نکما (ذلیل) ہوتا ہے۔

گناہ انسان کیلئے انتہائی خطرناک ہے اس سے انسان کی قوت ارادی میں کمزوری آجاتی ہے اور برائی کا ارادہ طاقت پاتا ہے۔اور رفتہ رفتہ یہ ارادہ مضمحل اور کمزور ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ توبہ کا خیال دل سے نکل جاتا ہے۔انسان کی بداعمالیوں کا انجام بد صرف انسان ہی نہیں بھگتا بلکہ اس کے اردگرد ہر چیز اس کے کرتوتوں کے نتائج سے متاثر ہوتی ہے۔جاندار تو جاندار جمادات اور بے جان چیزیں بھی گناہوں کی نحوست سے محفوظ نہیں رہ سکتیں۔

جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس گناہ کی نحوست اور سوزش اس کے گردوپیش کے افراد اور چوپایوں پر بھی پڑتی ہے اور جلن کا احساس انہیں بھی ہوتا ہے اس طرح ظلم وزیادتی اور معصیت کی نحوست دوسروں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں زمین کے کیڑے مکوڑے یہاں تک کہ گریلے اور بچھو بھی کہتے ہیں کہ ابن آدمؑ کے گناہوں کی بدولت بارش کی بوندوں سے ہم محروم ہوئے غور کا مقام ہے کہ گنہگاروں کے گناہوں کی اس سے بڑی سزا کیا ہوگی کہ خود بے گناہ بھی انہیں لعنت ملامت کریں۔

گناہ کے ارتکاب سے بندہ خدا کے سامنے ذلیل وخور ہوتا ہے۔اور اسکی نظروں کے سامنے گر جاتا ہے اسی طرح گناہوں کے نتیجے میں ہی معصیت پیدا ہوتی ہے اور ایک برائی کے بدلے میں دوسری برائی پیدا ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ برائی کرنے کے بعد اسکی گرفت سے نکلنے اور آزاد ہونے نہیں پاتا۔بعض اسلاف نے کہا کہ آدمی اسکے بعد برائی ہی کرتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ معصیت کی اپنی اٹل ہیئت، پختہ صورت اور ثابت اور استوار کیفیت اور صلاحیت ہوتی ہے اب جو کوئی نیکی کرتا ہے اگر وہ نیکی کرنا چھوڑ دے تو اسکے دل میں تنگی اور درشتی پیدا ہوگی زمین کشادہ ہونے کے باوجود اسے تنگ دکھائی دے گی۔

گناہوں میں ملوث آدمی بس اسی حد تک بد نصیب نہیں ہوتا کہ وہ گناہ کر رہا ہے بلکہ آئندہ کیلئے بھی وہ توفیق الٰہی سے محروم ہو جاتا ہے۔اور شیاطین اس پر مسلط ہو جاتے ہیں پھر وہ انہی کی فریب کاریوں کا شکار رہتا ہے۔بعض گناہ تو اتنے خطرناک اور انجام کے اعتبار سے اتنے نقصان دہ ہوتے ہیں کہ ان کی وجہ سے سابقہ کیئے کرائے سارے نیک کام تباہ ہو جاتے ہیں مثلاً شرک کرنا وغیرہ

معصیت کی سزا یہ ہے کہ معصیت یہ چاہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو فراموش کر دے اور اس کی طرف سے توجہ ہٹالے اور اس انسان کو شیطان کا آلہ کار اور شکار بننے کیلئے تنہا چھوڑ دے اور اگر انسان اس قسم کی صورت حال سے دوچار ہو جائے تو اس کی ہلاکت یقینی ہے جس سے نجات کی امید بھی نہیں کی جاسکتی۔

گناہ اور معصیت کی ایک سزا یہ بھی ہے کہ اسکی وجہ سے انسان اپنی بنیادی ضرورتوں اور ان کے حصول سے الگ جا پڑتا ہے جو کہ حقیقت میں ہر کسی کو اپنے سود وزیاں کی فکر کرنی چاہیے غرض یہ کہ جب بندہ کسی دشواری یا آزمائش میں پڑتا ہے تو اسکا دل اسکی زبان اور اسکے اعضاء اسے دغا دیتے ہیں۔

گناہ کی بدولت انسان رسول اللہ ﷺ کی لعنت میں گرفتار ہوتا ہے۔کیونکہ نبی کریم ﷺ نے گناہوں پر لعنت فرمائی ہے اور جو گناہ جتنا بڑا ہوگا اسکا کرنے والا اسی قدر لعنت میں مبتلا ہوگا۔

گناہوں کی ایک سزا یہ بھی ہے کہ ان کی وجہ سے نعمتیں چھن جاتی ہیں اور آدمی سزا اور انتقام کی زد

میں آ جاتا ہے۔ کسی بھی فرد کیلئے امن وسکون کی نعمت کسی لحاظ سے کم نہیں ہے کیونکہ اگر انسان جان، مال، عزت، اور دین کے معاملے میں محفوظ ہو تو اس سے زیادہ خوش بخت وخوش نصیب اور کوئی انسان نہیں لیکن یہ مقام ایمان پر استقامت اور برائیوں سے بچے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا اور گناہوں اور جرائم کی وجہ سے یہ امن وسکون نہ صرف برباد ہو جائے گا بلکہ ہر وقت انسان پر خوف طاری رہے گا اور فرد کا دل اندر سے ڈرا ڈرا اور سہا سہا سا رہے گا۔ معصیت کی ایک سزا یہ ہے کہ چیز بندے کو احسان (نیکوکاری) کے دائرے سے نکال باہر کرتی ہے اور نیکوکاروں کے اجر سے انہیں محروم کر دیتی ہے اور اگر انسان دائرہ احسان سے نکل گیا تو اپنے خاص رفیقوں کی محبت سے محروم ہو جاتا ہے آسودہ زندگی اسکے ہاتھ نہیں آتی اور کامل راحت اس کو چھو کر نہیں گزرتی۔

گناہ کا ارتکاب کرنے والا اللہ کے رسول ﷺ کی اور فرشتوں کی دعاؤں سے محروم ہو جاتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے نبی اور فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ وہ مومن مردوں اور عورتوں کیلئے مغفرت کی دعائیں کریں۔ گناہ کی ایک سزا یہ بھی ہے کہ خدا اور خلق خدا کی نظروں میں گنہگار بندوں کے جاہ ومرتبے اور ان کی بزرگی میں نمایاں فرق آ جاتا ہے۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کی نظروں میں گرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے دوسروں کی نظروں سے بھی گرا دیتا ہے اور جس کا خلائق میں کوئی مقام نہیں ہوتا کوئی مرتبہ اور درجہ اسکو حاصل نہیں ہوتا۔ اور نہ اسکی کوئی وقعت اور عزت ہوتی ہے۔ نہ کسی قسم کی خوشی اور مسرت اسے حاصل ہوتی ہے۔ صحت بڑی نعمت ہے۔ جب انسان بیمار ہوتا ہے تو اسکی صحیح قدر معلوم ہوتی ہے گناہوں میں ملوث انسان بیماریوں وبائی امراض اور کینسر اور ایسی ہی متعدد مہلک بیماریوں اللہ کے عذاب کی شکلیں ہیں اور گناہوں کی اور غلط کرتوتوں کی وجہ سے مہلک بیماریاں مسلط ہو جاتی ہیں۔

معصیت کا ارتکاب کر لینے کے بعد ایسے شخص سے تعریف وتوصیف اور مدح کے سب نام چھن جاتے ہیں اور اس پر بدنامی اور ظلم وزیادتی کا لیبل چڑھ جاتا ہے اس کے نام نیکوکار پارسا اور پرہیزگار جیسے القاب نکل جاتے ہیں اور اسکی بجائے فاسق و فاجر، بدکار خبیث، دھوکہ دینے والا جیسے القاب اس کے سر تھوپ دیئے جاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ سب گناہ کے نام ہیں۔

گناہ کا ایک یہ بھی اثر ہے کہ اسکی بدولت نہ صرف انسان کی عمر سکڑتی ہے بلکہ عمر کے اندر ہونے والی برکتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ بلکہ روزی علم ،معرفت،عمل اور تابعداری اور بندگی کی برکتیں بھی مٹ جاتی ہیں۔ اور یہ ہی نہیں بلکہ دین ودنیا کی تمام برکتیں بھی مٹ جاتی ہیں اور روئے زمین سے برکتیں تبھی ناپید ہوتی ہیں جب زمین والے گناہ اور معصیت میں ڈوب جاتے ہیں بسا اوقات گناہوں کی باداش میں بڑی زمینی آفات آ جاتی ہیں مثلا زلزلہ طوفان سیلاب وغیرہ۔

کوئی بھی انسان جب گناہ کرتا ہے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اس گناہ کے اثرات اسکی ذات پر مرتب نہ ہوں کیونکہ برائی کا بیج جب پرورش پا لیتا ہے تو پھل لائے بغیر نہیں رہ سکتا ابتداء میں گناہ کا خیال دل سے با آسانی محو کیا جا سکتا ہے مگر جب یہ جڑ پکڑ لیتا ہے تو پھر اسکا اوتقاع ممکن نہیں۔ جذبہ جنس انسان کی زندگی کا مرکز ومحور ہے مگر سماج میں ہمیں بہت سی فطری خواہشیں کچلنی پڑتی ہیں جو دباؤ یا ضبط سے فنا نہیں ہوتیں بلکہ نفس کے غیر شعوری حصہ میں اتر جاتی ہیں پس ہمیں اپنے تحت الشعور پر سخت پہرے کی ضرورت ہے تاکہ گناہ کے غیر محسوس اثرات اس میں سے سر نہ اٹھائیں گناہ کرنے سے آئینہ دل سیاہ ہو جاتا ہے جب پہرے دار سو جاتا ہے تو قلعہ غیر محفوظ ہو جاتا ہے خواہش کی فتح درحقیقت عقل کی شکست ہے اور دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہیں پس خواہشات سے مغلوب ہونا عقل مندی ہے گناہ جب روزمرہ کا معمول بن جاتا ہے تو انفعال کی حس باقی نہیں رہتی۔

سلگتی ہوئی چنگاری انگلی کے لمس سے بجھ سکتی ہے مگر جب یہ بھڑک اٹھتی ہے تو پھر آگ پر قابو پانا محال ہے اور اسی طرح جب بیماری جسم میں فروغ پا لیتی ہے تو اسکی مدافعت مشکل ہو جاتی ہے اور بیج سے جب پودا بنتا ہے تو اس کو پاؤں سے کچلا جا سکتا ہے مگر جب یہ تناور درخت کی شکل اختیار کی لیتا ہے تو پھر اس کی بیخ کنی امر محال ہے بالکل اسی طرح گناہ ابتدا میں معمولی سمجھا جاتا ہے لیکن اسکے اثرات انتہائی خطرناک ہوتے ہیں اور جب یہ ہی گناہ فطرت بن جاتا ہے تو پھر اسکے اثرات انتہائی حد تک خطرناک ہو سکتے ہیں اور معمولی سی غلطی اور گناہ بھی بعض اوقات عظیم نتائج و اثرات کا باعث بنتا ہے۔

اخروی زندگی پر گناہوں کے اثرات:

دنیا کی بے ثباتی اور عارضی زندگی کی طرح اگر گناہوں کے اثرات بھی عارضی اور وقتی ہوتے تو معاملہ بہت آسان بھی لیکن اصل شکل یہ ہے کہ گناہون کے اثرات اور نتائج اخروی زندگی میں قدم بہ قدم انسان کے ساتھ ہون گے اور ایک ایک مرحلہ پر ان کے خوفناک نتائج سے واسطہ پیش آئے گا خواہ قبر کا مرحلہ ہو یا حشر کا، میزان پر حاضری ہو یا پل صراط سے گزرنا ہر ہر موقع پر گناہوں کا بوجھ انسان کیلئے وبال

جان بن رہا ہوگا ایسا بھی ہوگا کہ جس گناہوں کے اثرات دینوی زندگی میں کسی شکل میں ظاہر نہ ہوئے تھے وہ بھی یکا یک اپنے خوفناک انجام اور بھیانک نتائج کے ساتھ سامنے آ کھڑے ہوں گے ۔چنانچہ اب یہ دیکھا جاتا ہے کہ اخروی زندگی کی پانچوں منزلوں قبر،حشر حساب،میزان ،پل صراط ،دوزخ کی کیا صورت حال ہے۔

قبر :

اس فانی دنیا سے کوش کرنے کے بعد انسان کی پہلی منزل قبر ہے ۔قبر بذات خود جنت کا باغیچہ یا جہنم کی کھائی ہے جو یہاں پہنچ گیا اس کی دنیا کی طرف واپسی ممکن نہیں اس کے ساتھ ہی اس کی مہلت عمل ختم۔جن لوگوں نے زندگی بھر کفر کیا یا ایمان کے دعوے دار ہونے کے باوجود بے شمار گناہوں کا بوجھ لیے قبر میں پہنچے ان کے ساتھ شاہی مہمان کی بجائے سرکاری قیدی اور مجرم کا سا معاملہ ہوگا۔

الغرض عذاب قبر حقیقتاً بہت ہی خطرناک چیز ہے کیونکہ ہر مجرم کو مسلسل اور انتہائی تکلیف دہ عذاب کے علاوہ صبح وشام اس کے جہنمی ٹھکانے کا بھی دیدار کروایا جاتا ہے ۔جس کی وجہ سے اس کے عذاب اور تکلیف میں مسلسل اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

حشر :

کائنات کا نظام اس وقت تک چلتا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم اور منشاء ہوا اور آخر وہ گھڑی آ جائے گی جب اللہ تعالیٰ اس نظام کائنات کو لپیٹ کر پوری انسانیت کا حساب کتاب کریں گے ایک زوردار دھماکہ ہوگا جسے قیامت کہتے ہیں ستارے بے نور ہو کر ٹوٹ جائیں گے پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح ہوا میں اڑیں گے سمندر اور ستارے خشک اور زمین ہموار ہو جائیں گی۔

رب ذوالجلال کے حکم کے ساتھ ہی لوگ میدان حشر کی طرف بڑھنا شروع ہو جایں گے اور کسی کو دم مارنے کی مجال نہ ہوگی اور پھر اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہونے کا سفر مختلف شکل میں لوگ طے کریں گے کوئی سوار ہوکر تو کوئی پیادہ البتہ بڑے مجرم اور گناہ گار منہ کے بل اوندھے چل رہے ہوں گے اور جن لوگوں نے زندگی کفر ونفاق پر بسر کی ہوگی اور زندگی بھر کھل کر اور دھڑے سے حرام کاریاں کی ہوں گی ان کا ایک ایک لمحہ سامان عبرت ہوگا اور گناہگاروں کو حوض کوثر سے چند گھونٹ بھی نصیب نہ ہوں گے اور وہ اس عظیم نعمت سے وہ لوگ محروم ہی رہیں گے۔

حساب اور میزان :

جب تک اللہ تعالیٰ کی مرضی ومنشا ہوگی لوگ میدان حشر میں اپنی اپنی جگہ نفسا نفسی کے عالم میں انتہائی عاجزی وانکساری کے ساتھ کھڑے رہیں گے اور جب نامہ اعمال ہاتھوں میں دیا جائے گا اسکی کیفیت کو قرآن یوں بیان کرتا ہے۔

ووضع الکتب فتری المجرمین مشفقین مما فیه و یقولون یو یلتنا مال هذا الکتب لا یغادر صغیرة و لا کبیرة الا احصها ووجدوا ما عملوا حاضرا و لا یظلم ربک احداً. (سورۃ الکھف) ترجمہ:اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا اس وقت تم دیکھو گے کہ مکرم لوگ اپنی کتاب زندگی کے اندراجات سے ڈر رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے کہ ہائے ہماری کم بختی یہ کیسی کتاب ہے کہ ہماری کوئی چھوٹی بڑی حرکت ایسی نہیں جو اس میں درج نہ ہو۔جو جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ سب اپنے سامنے حاضر پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ذرا بھی ظلم نہ کرے گا۔

بعض گناہ گار ایسے بدنصیب ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان سے ہم کلام ہونا بھی پسند نہ فرمائیں گے لہذا ان کا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف چنداں ضرورت نہ ہو گی۔مثلاً ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا مرد،احسان جتلانے والا ،جھوٹی قسمیں کھا کر تجارت کرنے والا،زائد از ضرورت پانی روکنے والا،دیناوی مقاصد کیلئے کسی امام سے بیعت کرنے والا،بڑھاپے میں زنا کرنے والا،بادشاہ ہوکر جھوٹ بولنے والا،غریبی میں تکبر کرنے والا، والدین کی نافرمانی کرنے والا،مردوں کی سی ہیبت بنانے والی خاتون اور اپنے اہل خانہ میں بدکاری کو گوارا کرنے والا دیوث ان لوگوں کے بارے احادیث میں موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے ہم کلام نہیں ہوں گے۔بلا آخر اصحاب المشئمہ قبیل کے لوگوں کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق سزا بھگتنے کیلئے حوالہ جہنم کر دیا جائے گا اور کافر مشرک اور منافق جہنم کا ایندھن بن کر ہمیشہ وہاں جلتے رہیں گے۔

پل صراط :

اپنا اپنا اعمال نامہ وصول کرنے کے بعد ہر انسان کی اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی ہوگی یہاں حاضری اور ضروری جانچ پڑتال کے بعد لوگ پل صراط سے گزرتے ہوئے اپنی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہوں گے البتہ دوران سفر پل صراط سے گزرنے کی کیفیت بھی اپنے اپنے اعمال وکردار کے مطابق ہوگی۔مجرمین اور گناہوں کے عادی افراد کیلئے ایسا معاملہ خاصا پریشان کن ہوگا ان میں سے کچھ تو گرتے پڑتے زخمی ہوتے اور لڑکھڑاتے بلا آخر گزر ہی جائیں گے اور باقی لوگ اپنے گناہوں کی پاداش میں واصل جہنم ہوجائیں گے۔

دوزخ :